رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
ٹیلیفون نمبر ۳۲
قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۹ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھ | ۱۶ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۹ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ ٹائیفائڈ کے ٹیکہ کی وجہ سے قدرے حرارت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بندش نزلہ اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تا حال بعارضہ بواسیر بیمار رہیں۔ آج دوبارہ اپریشن ہوا۔ جس کی وجہ سے طبیعت مضمحل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ستائیسویں مجلس مشاورت کا ایک ایمان افروز منظر

لاکھوں روپے اپنے پیارے آقا کے قدموں پر

مخلصین جماعت کی شاندار قربانیاں

قادیان ۵ ماہ شہادت۔ نماز مغرب وعشا جمع کرنے کے بعد دوسرے روز کے تیسرے اجلاس کی کارروائی پورے ۹ بجے شروع ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ حفاظت مرکز کے لئے جماعت سے دو لاکھ کی رقم کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ مگر اس وقت تک صرف ۳۶ ہزار کے قریب رقم جمع ہوئی ہے میں حیران ہوں کہ موجودہ ہولناک تباہیوں اور خونریزیوں کے دیکھتے ہوئے جماعت نے کس طرح اتنی رقم پر اکتفا کیا۔ کیا کوئی عقلمند یہ تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ یہ حقیر رقم شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے کافی ہے۔ اور ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ اس سے سینکڑوں گنا زیادہ تو تم سال بھر میں اپنے بیماروں پر خرچ کر دیتے ہو۔ کیا شعائر اللہ کو اتنی اہمیت بھی حاصل نہیں اب آپ مجھے بتائیں۔ کہ بقیہ رقم کس طرح پوری ہو سکتی ہے۔

اس پر حسب ذیل دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کریم الدین صاحب محمد شریف صاحب۔ نمائندہ لجنہ اماء اللہ۔ شیخ صاجدین صاحب۔ فیض احمد صاحب غلام مصطفےٰ صاحب۔ نذر محمد صاحب۔ نورالدین صاحب۔ شیخ بشیر احمد صاحب۔ حافظ نورالٰہی صاحب۔ مولوی غلام قادر صاحب۔ میاں عطاء اللہ صاحب

ان میں سے بعض دوستوں نے مختلف تجاویز پیش کیں۔ اور اکثر احباب نے اپنی کوتاہی اور غفلت کا اقرار کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے معافی کی درخواست کی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے جماعت کے خیالات کی نہائت عمدہ پیرایہ میں ترجمانی کی۔ آپ نے بیان کیا۔

پیارے آقا یہ درست ہے کہ ہم نے حفاظت مرکز کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور اس طرف توجہ نہیں کی ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اول تو ہمیں صحیح طور پر آگاہ نہیں کیا گیا۔ دوسرے ہمیں وہ بصیرت اور پیش بینی حاصل نہیں جو حضور کو حاصل ہے۔ حضور نے بے شک ہمیں قبل از وقت خطرہ سے آگاہ کر دیا تھا۔ مگر ہم سے کوتاہی ہوئی۔ کہ ہم نے اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور غفلت سے بیدار نہ ہوئے۔ اب جبکہ خطرہ ہماری آنکھوں کے سامنے آگیا ہے۔ تباہیوں اور خونریزیوں کا ہولناک منظر ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزر چکا ہے۔ تو آج ہماری حالت وہ نہیں ہے جو پہلی تھی۔ آج ہم محسوس کر چکے ہیں۔ کہ ہم اور ہمارے عزیزوں کی جانیں اور ہماری مقدس محبوب ترین چیزیں خطرہ میں ہیں۔ ہمیں یہ یقین ہو گیا ہے۔ کہ قربانی کا وقت آن پہنچا ہے۔ اور اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے مال و دولت کو نثار کرنے کی گھڑی آپہنچی ہے۔ ہم سے جو غفلت اور کوتاہی ہوئی۔ اس کے لئے معذرت خواہ ہیں۔ اور آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آئندہ ہم آپ کے ادنےٰ اشارے پر اپنا سب کچھ لٹا دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ کبھی شکائت کا موقعہ پیدا نہ ہونے دینگے۔ موجودہ وقت ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ کہ ہم اپنی ساری آمدنیں اور جائدادیں حضور کے قبضہ میں دے دیں۔ اور حضور ہمیں معمولی سا گزارہ دیکر باقی رقوم کو جہاں چاہیں خرچ کریں۔ ہمیں کوئی عذر نہ ہوگا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے آخر میں مختصر سی تقریر کی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۰ اپریل بروز جمعرات روزہ رکھا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سات نفلی روزے رکھنے کا جو ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے سلسلے میں چوتھا روزہ مورخہ ۱۰ اپریل (جمعرات) کو رکھا جائے۔ اور ملک میں امن کے قیام اور فتنہ وفساد کے دور ہونے کے لئے درد دل سے دعائیں کی جائیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

پبلشر: بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا۔ اگر یہ سلسلہ انسانی ہاتھوں کا بنایا نہ ہوتا۔ تو میں یہ سمجھتا۔ کہ جماعت کی اس معاملہ میں عدم توجہی حقیقی کمزوری ایمان کے نتیجہ میں ہے۔ لیکن جبکہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور وہ خود اس کا محافظ ہے۔ تو میں یہ نہیں خیال کرسکتا۔ کہ موجودہ سستی حقیقی غفلت کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ جیسا کہ آپ میں سے اکثر نے اپنی عدم توجہی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے احساس ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ میرا مقصد بھی یہی تھا۔ کہ اس نازک دور کا احساس ہو۔ اور آپ اپنی غفلت کو چھوڑ کر آنے والی مصائب کے لئے تیار ہو جائیں۔ قبل از وقت میں آپ کو جو کچھ کہہ رہا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کی بنا پر تھا۔ اور خدا کی باتیں جھوٹی نہیں ہوسکتیں۔ اس کی طرف سے دی ہوئی غیب کی خبریں ایک ایک کر کے پوری ہو رہی ہیں۔ اور جس جس طرح بدلنے والے حالات کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ وہ بعینہٖ پورے ہو رہے ہیں۔

دنیا میں ہر شخص کے لئے آزادی ہے سوائے ہمارے۔ مسلمانوں کے لئے قبلہ ہے۔ اور ہندوؤں کے بھی تیرتھ ہیں۔ وہ چھوڑ کر جاسکتے ہیں۔ یا اپنی کثرت تعداد اور قوتِ بازو سے ان کی حفاظت کرسکتے ہیں۔ مگر ہماری حالت یہ ہے۔ کہ ہم اپنے مقدس مقامات کو نہ چھوڑ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کی حفاظت کرسکتے ہیں۔ ایک عمارت جو مٹی اور اینٹوں کی بنی ہوتی ہے۔ اس سے ایک مومن کی جان کہیں قیمتی ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ عمارت اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے لگے۔ اور شعائر اللہ بن جائے۔ تو اسکی حفاظت کے لئے سینکڑوں مومنوں کی جان بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اور انہیں خوشی سے قربان کیا جاسکتا ہے۔

پس جماعت نے اگر ان باتوں کو مدنظر نہیں رکھا تھا۔ تو میرا فرض تھا۔ کہ میں انہیں احساس ذمہ واری دلاؤں۔ اور ان کے مونہوں سے کہلواؤں۔ کہ ہم سے غفلت ہوئی ہے۔ سو میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ غرض پوری ہو گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ کمی کس طرح پوری کی جائے۔ ہمارے عام چندے تو ان اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں کوئی اور ہی طریق اختیار کرنے ہونگے۔ سو اس کے لئے جماعت سے میرا سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے۔ کہ وہ دوست جن کی رقوم باہر بینکوں میں جمع ہیں۔ وہ بطور امانت قادیان بھیج دیں۔ تاکہ اگر سلسلہ کو کوئی فوری ضرورت پڑے۔ تو اس میں سے خرچ کرسکے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کمی کو پورا کردے۔ یہ رقوم بطور امانت کے ہوں گی۔ اور بوقت ضرورت واپس مل سکیں گی اسی طرح سلسلہ کی ضرورت بھی پوری ہو جائیگی اور آپ لوگوں کے ایمان کا امتحان بھی ہو جائیگا۔ جو دوست اس تحریک پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنے نام اور رقوم لکھا دیں۔

اس پر ہر طرف سے صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اور مخلصین نے نہایت ذوق و شوق سے اپنے نام لکھانے شروع کردیئے۔ ہر چہرہ سے یہی اضطراب ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ دوسروں سے سبقت لینا چاہتا ہے۔ اور ہر دل مضطرب تھا۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ رقوم اپنے آقا کے قدموں پر ڈالدے۔ یہ اپنے پیارے آقا کی صدا کا نہایت خوشکن جواب تھا۔ جس کا مخلصین جماعت نے مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ دوسرے بھائیوں کو بھی توفیق دے۔ آمین۔

تقریباً نصف گھنٹہ کے عرصہ میں ۱۰۰۰ ۷ ۳ روپے کے وعدے ہوئے۔ جس کا حضور نے کھڑے ہو کر اعلان فرمایا۔ اور فرمایا ابھی کچھ دوست رہتے ہیں۔ جو سوچ رہے ہوں گے۔ اور اکثر ایسے بھی ہیں جنہوں نے مشورہ وغیرہ کرنا ہوگا۔ اور ابھی ہزاروں ہزار دوست ایسے ہیں۔ جو ہم سے کسی طرح بھی اخلاص سے کم نہیں ہیں۔ مگر وہ اس وقت دور بیٹھے ہیں۔ جب آپ لوگ جاکر ان کو اطلاع دیں گے۔ تو وہ کبھی بھی آپ سے پیچھے نہ رہیں گے۔ اور ممکن ہے کہ مطلوبہ رقم سے بہت زیادہ روپیہ جمع ہو جائے۔

اس کے بعد میں دوسری تجویز کو لیتا ہوں۔ سب سے پہلے میں جائیداد کے وقف کو لیتا ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کے الہام کے ماتحت جاری کیا گیا ہے مگر میں نہایت افسوس سے کہتا ہوں۔ کہ جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اور صرف دو ہزار آدمیوں نے اس وقت تک اس میں حصہ لیا ہے۔ حالانکہ لاکھوں کی جماعت ہے۔ اور لاکھوں کی جماعت میں سے لاکھوں ہی کو وقف کرنا چاہیئے تھا۔ آپ میں سے جن دوستوں نے اپنی آمد یا جائیداد وقف کی ہوئی ہے وہ کھڑے ہو جائیں۔ اس پر ۵۵ لہ میں سے جو ہال میں تھے۔ صرف ۱۶۷ کھڑے ہوئے۔

فرمایا۔ یہ وہ مقدار ہے۔ جو ۳۵ فیصدی کے قریب بنتی ہے۔ اس پر دوسری جماعت کا بھی اندازہ کرلیں۔ آپ میں سے جو لوگ اس وقت وقف کرنا چاہیں۔ وہ ابھی اپنے نام اور جائیداد کی قیمت وغیرہ لکھادیں۔

اس پر ہر طرف سے ناموں کی آواز آنے لگی۔ اور کارکنوں نے نام لکھنے شروع کئے۔ اس سلسلہ کے ختم ہونے پر حضور نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ اب آپ لوگوں کا کام ہے۔ کہ جماعتوں میں جاکر دوسرے لوگوں کو بھی اس کار خیر میں شریک کریں۔ ہم اس بات سے خوش نہیں ہوسکتے۔ کہ ہم میں سے اتنے لوگوں نے حصہ لیا ہے۔ بلکہ ہمیں تبھی خوشی ہوسکتی ہے۔ کہ جب جماعت کے ہر فرد نے اس میں شرکت کی ہو۔ اور کوئی بھی اس سے باہر نہ رہا ہو۔ یہی زندہ جماعتوں کی علامت ہے۔

اس وقت میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ وقف جائیداد والے دوست اپنی جائیداد کی کل قیمت کا ایک فی صدی چھ ماہ کے اندر اندر مرکز میں جمع کردیں۔ اور وہ جنہوں نے ایک ماہ یا دو ماہ کی آمد وقف کی ہوئی ہے۔ وہ ایک ماہ کی آمد بھیج دیں۔ اور جن لوگوں نے وقف نہیں کی۔ وہ بھی اس چندہ میں حصہ ضرور لیں۔ وہ اپنی کل جائیداد کی قیمت کا $\frac{1}{2}$ فی صدی اور اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف چھ ماہ کے اندر اندر یہاں بھیج دیں۔

حضور نے نہایت پر جوش کلمات میں نمائندگان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پس جاؤ اور کوئی فرد باقی نہ رہنے دو۔ جو اپنی جائیداد یا آمد وقف نہ کرے۔ اور وہ لوگ جو انکار کریں۔ ان سے کہہ دو کہ ہم تمہارے حرام مال سے اپنے پاکیزہ مال کو ملوث نہیں کرنا چاہتے تیسری تجویز یہ ہے۔ کہ وصیتوں کی تحریک کی جائے۔ اور جماعت کا کوئی فرد نہ رہے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو۔ وصیت بیشک طوعی چیز ہے۔ مگر اب وقت ایسا آرہا ہے۔ جب طوعی چیزیں بھی فرضی بن جاتی ہیں۔

چوتھی تجویز یہ ہے۔ کہ جو لوگ پہلے ہی موصی ہیں۔ وہ اپنی وصیتوں کو بڑھائیں۔ جو $\frac{1}{10}$ کے موصی ہیں۔ وہ $\frac{1}{9}$ دیں۔ اور جو $\frac{1}{9}$ دیتے ہیں۔ وہ $\frac{1}{8}$ دیں۔ وعلیٰ ہذا

چوتھی تجویز قادیان کی جائیدادوں کے متعلق ہے۔ کہ جب وہ بیچی جائیں۔ تو جو نفع ہو۔ اس نفع کا $\frac{50}{100}$ سلسلہ کو دیا جائے۔ اور جن کے پاس پہلی جائیدادیں ہیں۔ وہ منافع کا $\frac{1}{10}$ فی صدی سلسلہ کو دیں۔ میں آئندہ کے لئے یہ قانون مقرر کرتا ہوں۔ کہ کوئی جائیداد امور عامہ کے علم اور مرضی کے خلاف فروخت نہ ہو۔ اس حکم کا اطلاق آج سے شروع ہوگا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اب رہا یہ سوال کہ اگر ان تجاویز کے باوجود مطلوبہ رقم جس کی اس وقت سلسلہ کے کام چلانے اور مرکز کی حفاظت کے لئے ضرورت پوری نہ ہو۔ تو میری کوٹھی دارالحمد کو بیچ کر کمی پوری کی جائے۔ کوٹھی کے ساتھ بہت سی زمین اور باغ بھی ہے۔ جس کی مالیت چند لاکھ کے قریب ہے۔ میرے پاس نقد روپیہ نہیں ہے۔ جماعت کے دوست یہ کریں کہ اسے خرید لیں۔

اپنے پیارے آقا کی قربانی کا یہ فقیدالمثال جذبہ دیکھکر ہر مومن نے یہی سمجھا کہ جس طرح اپنے پیارے امام کے مقابلہ میں ہماری جانوں کی کوئی قیمت نہیں۔ اسی طرح اس کی جائیداد کے مقابلہ میں ہماری جائیدادوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہر طرف سے اسی قسم کی صدائیں آنے لگیں۔ یہ نہیں ہوگا بلکہ پہلے ہماری جائیدادیں فروخت ہوں گی۔ پہلے ہمارا سب کچھ قربان ہوگا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ اگر آپ لوگ قربانی کرنا چاہیں تو میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔ مجھے قربانی سے کیوں محروم کرتے ہیں۔ سب سے مقدم فرض میرا ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کردوں آپ لوگ جائیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی شریک کریں۔ صرف چند افراد میں یہ روح فائدہ نہیں دے سکتی۔ جبکہ ساری

قوم میں یہ روح نہیں ہوتی چاہیئے چند افراد تو مشرکوں اور عیسائیوں میں سے بھی غیر معمولی قربانیاں پیش کر دیا کرتے ہیں۔

لیکن اصل چیز یہ ہے۔ کہ قوم کا ہر فرد اس میں شریک ہو۔

سوا گیارہ بجے شب اجلاس ختم ہوا۔

مجلس مشاورت کا آخری روز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا الوداعی خطاب

قادیان ۷ ماہ شہادت۔ ابتداء میں حضور نے کل کی تجاویز کا اعادہ کیا۔ اور نصیحت فرمائی۔ کہ دوسرے بھائیوں کو بھی ان میں شریک کیا جائے۔ اس کے بعد حضور نے بجٹ کی منظوری دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں اسے بعض شرائط اور قیود کے ساتھ پاس کرتا ہوں۔ انجمن دوبارہ میرے سامنے پیش کرے۔ میں اس میں بعض تحقیقیں کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس پر عملدرآمد میری آخری منظوری کے بعد ہو گا۔

ایجنڈا کی کئی تجاویز ابھی باقی ہیں۔ مگر اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ لہٰذا میں ان کو اگلے سال پر ملتوی کرتا ہوں۔ اگر ضرورت ہوئی تو درمیان میں کوئی مشاورت بلائی جائے گی۔ ورنہ حسب سابق ان پر عملدرآمد ہونا چاہیئے۔

جماعت سے خطاب

حضور نے اجتماعی دعا کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ اجتماعی دعا بہت اثر رکھتی ہے نینوا کے رہنے والوں نے جب یہ دیکھا کہ اللہ تعالےٰ کا عذاب ہمارے سروں پر آپہنچا ہے۔ تو وہ شہر سے باہر اکٹھے ہوئے۔ ماؤں نے بچوں کو دودھ پلانا چھوڑ دیا۔ اور کسانوں نے اپنے چارپاؤں کو چارہ دینا ترک کر دیا۔ تاکہ وہ بھی تکلیف سے کے مارے اللہ تعالےٰ کے سامنے آہ و زاری کریں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ وہ عذاب جو ایک نبی کے انکار اور استہزاء کے نتیجہ میں مقدر ہو چکا تھا۔ ان سے ٹل گیا۔ تو بسا اوقات نیکوں کی انفرادی دعا اتنا اثر نہیں کرتی۔ جتنی سب لوگوں کی ملکر اللہ تعالےٰ کے جذب کو کھینچنے کا موجب ہوتی ہے۔ پس اجتماعی طور پر اللہ تعالےٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور ان ایام میں کثرت سے دعائیں کرو اور روزے رکھو۔

اس کے بعد حضور نے حفاظت مرکز کے موجب بنتی ہے خطرات ظاہر ہیں۔ اور ان کے لئے ہمیں تیار ہو جانا چاہیئے۔ لیکن اگر ہماری دعاؤں اور آہ و زاری کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ انہیں ٹال دے۔ تو ہمیں افسوس نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارا اتنا روپیہ کیوں خرچ ہو گیا۔ عقلمند آدمی ہمیشہ خطرہ سے بہت پہلے اس کے انسداد کا انتظام کیا کرتا ہے۔

قربانی کے ذکر میں فرمایا۔ کہ بعض اوقات ایک چیز ہمیں ضائع ہوتی نظر آرہی ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ ضائع نہیں ہوتی۔ حزم و احتیاط پر صرف کیا ہوا روپیہ کبھی ضائع نہیں جاتا۔ اللہ تعالےٰ نے حج کی قربانی سے ہم کو یہی سبق دیا ہے۔ کہ حزم و احتیاط پر صرف کیا ہوا روپیہ ضائع نہ سمجھا جائے۔ بظاہر ضائع ہونیوالی قربانی قبول ہونیوالی قربانی سے زیادہ قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے قرب کا

اس کے بعد دوستوں کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اور وقف کے متعلق انہوں نے بہت سے استفسار کئے۔ سوالات کے بعد حضور نے فرمایا۔ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور میں آخری نصیحت یہ کرتا ہوں۔ کہ تبلیغ پر زور دو۔ پچھلے دنوں میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ مگر بہت کم عمل ہوا ہے۔ جب تک آپ لوگ اس طرف توجہ نہ کریں گے ترقی نہیں ہو سکتی۔

قادیان کے لوگوں نے تو بہت حد تک اس کی اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور کام شروع کر دیا ہے۔ لیکن باہر کی جماعتوں میں ابھی بیداری پیدا نہیں ہوئی۔

اصل چیز یہ ہے کہ ہر گاؤں میں اور ہر شہر میں ہماری جماعت قائم ہو جانی چاہیئے۔ خواہ وہ دو تین ہی افراد ہوں۔ پھر وہ خود کام شروع کر دیتے ہیں۔ اور بجائے پرانی جگہوں پر جہاں پہلے سے جماعتیں موجود ہیں۔ زور دینے پر ہمیں نئی جگہوں پر زور دینا چاہیئے۔ کیونکہ ان میں اشاعت کے قدرتی ذرائع بہت سے ہوتے ہیں۔ اور وہاں جلد ترقی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی مخالفت بہت ہوتی ہے۔ اور وہ مخالفت کے مقابلہ کے لئے ان لوگوں میں سے اپنے مددگار تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ایک ایک دو دو کر کے وہ اپنے گرد بہت سے لوگوں کو جمع کر لیتے ہیں۔ پس ایسی جگہوں پر زور دینا جہاں پہلے جماعتیں نہیں ہیں بہت مفید نتائج کا حامل ہوتا ہے۔

آخر میں حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ جو بارہ منٹ تک رہی۔ پورے بارہ بجے آخری اجلاس ختم ہوا۔ حضور نے اپنے خدام کو شرف مصافحہ بخشنے کے بعد رخصت کیا۔ اس دفعہ ۱۰۶۴ نمائندگان ہندوستان کی مختلف جماعتوں کی طرف سے شامل ہوئے

خاکسار: منیر احمد ونیس

احمدی احباب فوری توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نہایت اہم مطالبات

واقفین جائداد و تنخواہ سے مطالبہ ادائیگی —— امانت فنڈ میں روپیہ منتقل کیا جائے

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت میں جو اہم مطالبات جماعت سے فرمائے۔ ان کا خلاصہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ چونکہ بجٹ ۴۸-۱۹۴۷ء میں کئی لاکھ کی کمی ہے اور بعض فوری ضروریات کے لئے بھی کئی لاکھ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے ان مطالبات کی طرف فوری توجہ ہونی چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ

(۱) جن احباب نے جائدادیں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ چھ ماہ تک جائداد وقف کی بازاری قیمت پر ایک روپیہ فی صدی ادا کریں۔

(۲) جن احباب نے تنخواہیں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ بھی ایک ماہ کی تنخواہ چھ ماہ تک ادا کریں۔

(۳) جن احباب نے نہ تو جائداد وقف کی ہے۔ اور نہ تنخواہ وہ ایک ماہ تک وقف کریں۔ ان پر بھی وہی اصول ادائیگی عائد ہو گا۔ جو ۱ و ۲ میں درج کیا گیا ہے۔

(۴) جو احباب وقف نہیں کرینگے۔ انہیں جائداد پر ½ فیصدی اور نصف ماہ کی تنخواہ لازماً ادا کرنی ہو گی

(۵) ایسے احباب کو جو نہ تو وقف کریں گے۔ اور نہ مطالبہ مطابق ۴ بالا پورا کرینگے۔ آئندہ اس تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(۶) فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر وہ دوست جس کے پاس روپیہ ہو خواہ بنک میں ہو یا گھر میں یا کہیں۔ فوراً اپنا روپیہ امانت فنڈ قادیان میں جمع کرا دے۔ یہ روپیہ واپس کیا جائے گا

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس علم و عرفان

قادیان ۷ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ آج بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ بعض احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ رشی نگر (کشمیر) کے ایک دوست نے درخواست دعا کی۔ اور عرض کیا کہ میں واپس وطن جا رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ میری طرف سے رشی نگر کے احمدیوں کو کہدیں۔ کہ وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے نہ رہا کریں۔ بلکہ محبت اور اتفاق سے رہا کریں۔ تاکہ ان کی عزت قائم ہو۔

ایک آیت کی لطیف تشریح

اس کے بعد حضور نے قرآن مجید کی سورۃ سجدہ کی آیت ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ھداھا ولکن حق القول منی لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین (سجدہ) کی لطیف اور حقائق و معارف سے پر تفسیر بیان فرمائی۔ جس کا کسی قدر ملخص اپنے الفاظ میں عرض کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کل ایک صاحب نے مجلس کے آخر میں اس آیت کے متعلق ایک سوال پوچھا تھا۔ وہ موقع اس کے متعلق تفصیلاً بیان کرنے کا نہ تھا۔ اس لئے اس کے متعلق میں آج کچھ بیان کرتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوال کرنے والے دوست نے اس آیت کے متعلق کسی مفسر کا کوئی ایسا نوٹ پڑھا ہوگا۔ جس سے ایک غلط مفہوم ان کے ذہن میں پیدا ہو گیا۔ ان کا سوال یہ تھا۔ کہ کیوں سارے جن و انس جہنم میں ڈالے جائیں گے؟ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس آیت میں اس دنیا کی جزاء و سزا کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ بعث بعد الموت کا ذکر ہے۔ جب گنہگاروں اور مجرموں کو دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ تو وہ کہیں گے۔ کہ ہم اپنی بے وقوفی سے اپنے کانوں آنکھوں اور دیگر اعضاء کا غلط استعمال کرتے رہے ہیں۔ ہمیں ایک دفعہ پھر دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے۔ اے خدا! اب کے ہم تیری ناراضگی اور نافرمانی کے مورد نہیں بنیں گے! اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ کہ اگر اب دنیا میں بھیجا گیا۔ تو تمہارا ایمان جبری ہوگا۔ اور جبری ایمان دینا میرا مقصد نہیں اگر میں نے جبری ایمان دینا ہوتا تو دنیا میں ہی دیدیتا۔ لیکن اس سے ہماری غرض پوری نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم تو انعام دینا چاہتے ہیں۔ اور انعام اس وقت ملا کرتا ہے جبکہ شر اور خیر دونوں کسی حد تک مخفی ہوں۔ اگر شر اور خیر دونوں قطعی اور یقینی طور پر نظر آجائیں تو پھر انسان سزا یا جزا کا مستحق نہیں رہتا۔ جیسے مثلاً سورج بھی خدا تعالیٰ کا ایک فعل ہے۔

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خدا کا ایک فعل تھے۔ لیکن چونکہ سورج کو دیکھنے کے لئے کسی جستجو۔ جدوجہد اور قربانی کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی اس لئے سورج کا دیکھنا انسان کو کسی انعام کا مستحق نہیں بناتا۔ اس کے بالمقابل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت معلوم کرنے کے لئے عقل سے کام لینا پڑتا ہے۔ جدوجہد اور قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے آپ کی شناخت انسان کو انعام کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اس جگہ یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جو لوگ ابتداء میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ انہوں نے تو بے شک جدوجہد اور قربانی سے آپ کی صداقت کو پایا۔ اور اس طرح جزا کے مستحق ٹھہرے۔ لیکن جو لوگ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے۔ انہوں نے تو کسی قسم کی قربانی نہیں کی۔ پھر وہ کیوں اجر کے مستحق ہوں۔ اس شبہ کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک پیدائشی مسلمانوں کو ایمان لانے کے لئے قربانی نہیں کرنا پڑی۔ لیکن ایمان کو قائم رکھنے کے لئے انہیں بھی جدوجہد اور قربانی کرنی پڑتی ہے صحابہ کو ایمان لانے کے بعد ایمان کو قائم رکھنے کے لئے زیادہ جدوجہد نہیں کرنی پڑی۔ کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ کیا ہوا تھا۔ وہ اسلام کے تمام احکام کو اس لئے مانتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں۔ اور آپ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے بالمقابل ایک پیدائشی مسلمان کو اسلام کے احکام نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ کی حکمتوں پر غور کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ

اس تعلیم کو پیش کرنے والے یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یقیناً سچے ہونگے۔ گویا ایک صحابی کلیات سے جزئیات کی طرف جاتا ہے۔ اور پیدائشی مسلمان جزئیات سے کلیات کی طرف۔ صحابہؓ کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک شخص جانتا ہے۔ کہ فلاں چشمہ کا پانی مفید ہے۔ اس لئے جب بھی اس چشمے کا پانی اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ بلا تامل اس کے مفید ہونے پر یقین کر لیتا ہے۔ لیکن پیدائشی مسلمان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ جیسے ایک شخص کو اس چشمے کے پانی کے مفید ہونے کا علم نہ ہو وہ جب تک اس پانی کو استعمال کر کے اس کے فوائد کا مشاہدہ نہ کرے۔ اس وقت تک اس چشمے کے مفید ہونے پر یقین نہیں کر سکتا۔ یہ تو خیر کی مثال تھی۔ شر کی بھی یہی حالت ہے۔ کہ جب تک وہ کسی حد تک مخفی نہ ہو۔ اس وقت تک اس سے بچنے پر انعام نہیں ملتا۔ جیسے سانپ اور بچھو سے بچنے پر کوئی انعام نہیں ملتا۔ لیکن چونکہ شیطان ایک مخفی طاقت ہے۔ اس لئے اس سے بچنا انسان کو انعام کا مستحق بنا دیتا ہے۔ پس ایمان کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ اسکی حقیقت واضح نہ ہو۔ اور پھر اگر انسان جدوجہد اور قربانی سے اسے حاصل کرے۔ تو وہ انعام کا مستحق ہوتا ہے۔ جب کفار اللہ تعالیٰ کے حضور تمنا ظاہر کریں گے کہ ایک دفعہ پھر ہمیں دنیا میں بھیجا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائیگا۔ کہ اب تو تم نے جنت اور دوزخ کا نظارہ دیکھ لیا ہے۔ اس لئے اب اگر تم ایمان لاؤ گے۔ اور شر سے بچو گے۔ تو اس میں تمہاری کسی جدوجہد اور قربانی کا دخل نہ ہوگا۔ اس لئے تم کسی انعام کے مستحق بھی نہ ٹھہرو گے۔ اب تمہارا ایمان ہمارا دیا ہوا ہے۔ تمہاری اپنی کوشش سے حاصل کیا ہوا نہیں۔ اور اگر ہمارے دئے ہوئے ایمان سے کام بن جاتا۔ تو تمہیں دوزخ میں ہی کیوں ڈالا جاتا۔

اسجگہ ایک اور شبہ پیدا ہو سکتا تھا۔ وہ یہ کہ کسی کو جبراً ہدایت نہ دینے کی دو وجوہ ہوتی ہیں۔ (۱) یہ کہ انسان اس کے نتیجہ میں انعامات کے حصول سے محروم نہ رہ جائے۔ (۲) ہدایت اور گمراہی کو برابر سمجھا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس بات کی پرواہ نہ ہو۔ کہ کوئی مومن بنتا ہے یا کافر۔ اس لئے اس نے جبری ہدایت نہیں دی۔ اس شبہ کا ازالہ کرنے کے لئے فرماتا ہے۔ کہ اگر یہی بات ہوتی تو ہم تمہیں سزا کیوں دیتے۔ ہمارا سزا دینا بتاتا ہے۔ کہ ہمارے دل میں خواہش تھی۔ کہ تم ہدایت حاصل کرتے۔ لیکن افسوس کہ تم نے اس کے لئے کوئی کوشش اور قربانی نہ کی۔

اجمعین کے لفظ سے مراد جن و انس یا بالفاظ دیگر سارے انسان ہیں۔ قرآن مجید میں جن سے بالعموم مراد بڑے انسان ہوتے ہیں۔ پس فرماتا ہے۔ کہ ادنیٰ و اعلیٰ ہر قسم کے انسانوں میں سے جس نے بھی دنیا میں اپنی جدوجہد سے ایمان حاصل نہ کیا۔ ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔

سوال:۔ بعض لوگ ہدایت پا کر ارتداد کیوں اختیار کر لیتے ہیں۔

جواب:۔ ایسے لوگوں نے ناقص ہدایت حاصل کی ہوتی ہے۔ وہ صداقت کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کی بجائے صرف چند پہلوؤں کو دیکھتے ہیں۔ اور بعض سطحی جذبات کی بناء پر ایمان لے آتے ہیں۔ شروع سے ہی ان کا ایمان ناقص ہوتا ہے۔ ورنہ اگر ایمان بالشہود حاصل ہو جائے۔ تو پھر تو ٹھوکر لگنے کا امکان ہی نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ حلاوت ایمان کے ادنیٰ درجہ کی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ اگر انسان کو آروں سے بھی چیر دیا جائے۔ تو وہ ایمان پر قائم رہتا ہے۔

سوال:۔ نماز کے بعد بیٹھ کر جو دو نفل پڑھے جاتے ہیں۔ کیا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں؟

جواب:۔ صرف نماز عشاء میں وتروں کے بعد بیٹھکر دو نفل پڑھنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں۔

سوال:۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں اولاد نرینہ موجود تھی۔ اس وقت آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ..... کا کیا مطلب تھا۔

جواب:۔ اس وقت بھی یہ آیت صحیح اور درست تھی۔ کیونکہ اس میں تو یہی کہا گیا ہے کہ رسول کریم

فضیلۃ الاستاذ احمد مصطفیٰ المراغی مرحوم سابق رئیس الازہر وفات مسیح کے قائل ہیں

تعارف

استاذ احمد مصطفیٰ المراغی مصری ایک ممتاز علمی شخصیت تھی۔ ان کے تعارف میں صرف یہی بات کافی ہے۔ کہ دنیائے اسلام کی سب سے بڑی علمی "الازہر" یونیورسٹی کی سیادت اور عنان ادارت ان کے ہاتھ میں تھی۔ اور وہ رئیس الازہر کہلاتے تھے۔ زمانہ حیات میں آپ نے جماعت احمدیہ کی خدمات جلیلہ کا نہ صرف اعتراف کیا بلکہ آپ کے زمانہ سیادت میں ازہر میں بعض ایسی باتوں کا ظہور ہوا ہے۔ کہ جن کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ سرزمین مصر میں اشاعت احمدیت کے لئے بطور کھاد کے کام دیں گی۔

آپ نے احمدیت کی عظیم الشان کامیابی اور تبلیغی مساعی کے متعلق تحریر فرمایا۔

"فالمسلمون الهنود المنتسبون لطائفة الاحمدية قد اشتغلوا بالدعوة الاسلام فی الهند وفی انكلترا وقد نجحوا بعض النجاح وكذالك نجح الذين اشتغلوا بالتبشير للاسلام فی امريكا۔"
(الجامعة الاسلامية [illegible])

"یعنی مسلمانان ہند جو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ انہوں نے ہندوستان اور انگلستان میں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں کام کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اسی طرح امریکہ میں بھی"

استاذ مراغی اس وقت اسکندریہ کے گور غریباں اور شہر خموشاں میں آرام کی نیند سو رہے ہیں۔

استاذ شلتوت اور مراغی

جب علماء ازہر کی فتویٰ کمیٹی کے ایک ممبر شیخ الازہر محمود شلتوت نے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا فتویٰ دیا تو اس پر بعض علماء مصر نے بہت کچھ شور کی۔ اور شلتوت کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کیا گیا۔ اس پر استاذ موصوف نے ایک مفصل مضمون شائع کیا۔ جس میں یہ تحریر کیا گیا۔ کہ اگر مجھے سب وشتم اور لعن وطعن کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تو آپ حضرات کی الاستاذ محمد عبدہ مفتی الدیار المصریہ، شیخ رشید رضا اور استاذ مصطفیٰ المراغی کے متعلق کیا رائے ہے؟ جن کا یہی عقیدہ تھا۔

عاجز نے اس پر الاستاذ مراغی کی تفسیر دیکھنی چاہی۔ چنانچہ حال ہی میں دمشق میں "تفسیر المراغی" کے نام سے تفسیر پہنچی ہے۔ نامعلوم اس کے اجزا کتنے ہیں۔ مگر اس وقت یہ تفسیر تین اجزاء میں شائع ہوئی ہے

حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں

عاجز نے یہ تفسیر مجمع علمی عربی کی لائبریری میں دیکھی ہے۔ آیت اذ قال الله یعیسی انی متوفیک ورافعک الیّ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"وفی ھذہ ابشارۃ بنجاتہ من مکرھم واستیفا اجلہ وانھم لا ینالون منہ ما کانوا یریدون بمکرھم وخبثھم وان التوفی ھو الاماتۃ العادیۃ وان الرفع بعدہ للروح والمعنی انی ممیتک وجاعلک بعد الموت فی مکان رفیع عندی کما قال فی ادریس علیہ السلام (ورفعناہ مکانا علیا۔" الجزء الثالث تفسیر المراغی ص۱۶۵

یعنی اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے ہتھکنڈوں سے نجات پانے کی بشارت دی گئی ہے۔ اور آپ کی مدت حیات کی تکمیل کی۔ اور نیز یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے بد ارادہ سے نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

اور توفی کے معنی موت کے ہیں۔ اور موت کے بعد رفع کے معنی روح کا رفع ہوتا ہے۔

اور آیت کے معنے یہ ہوئے۔ میں تجھ کو مارنے والا ہوں۔ اور موت کے بعد ایک معزز مرتبہ دینے والا ہوں۔ جیسے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے۔ "ورفعناہ مکانا علیا"

علامہ موصوف کی اس تفسیر پر مزید حاشیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اس مسئلہ میں دشمن کو خطرناک شکست فاش ہو چکی ہے۔ جب کہ علماء مصر اور ازہر کا روشن دماغ طبقہ احمدیت کے اس نقطہ نگاہ کا معترف ہو چکا ہے۔

علامہ موصوف کی تفسیر خیر الکلام ما قل ودل کی حقیقی مصداق ہے۔ اس کے بعد آپ قائلین حیات مسیح کا رد فرماتے ہوئے یوں خامہ فرسائی کرتے ہیں۔

"وحدیث الرفع والنزول آخر زمان حدیث احاد یتعلق بامر اعتقادی، والامور الاعتقادیة لا یوخذ فیھا الا بالدلیل القاطع من قرآن او حدیث متواتر ولا یوجد ھنا واحد منھما"

یعنی میرے اعتقاد کے مطابق رفع اور آخری زمانہ میں نزول کی حدیث احاد میں سے ہے۔ اور اعتقادی امور میں قرآن مجید یا حدیث متواترہ جیسی قطعی دلیل کے سوا عمل نہیں کیا جاتا۔ مگر یہاں ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی۔ (حدیث احاد کے متعلق اصول حدیث کی کتب میں لکھا ہے۔ کہ عقائد کے معاملات میں حدیث احاد قابل اعتماد نہیں ہوتی۔ نیز پیشگوئیوں کے بارے میں بھی ان پر اعتبار نہیں کیا جاتا)

الغرض علامہ موصوف کی تفسیر بالا سے ظاہر ہے۔ کہ آپ احمدیت کے نقطہ نگاہ سے متفق ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس علمی میدان میں عظیم الشان فتح حاصل ہوئی ہے۔

آپ نے دنیا کو تحدی کرتے ہوئے فرمایا ہے

مر کو بیٹھو! آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی اب تو آگئی ہفتم ہزار

وما علینا الا البلاغ المبین

(خاکسار شیخ نور احمد منیر از دمشق)

رفع مسیح علیہ السلام اور حافظ علیہ الرحمۃ کا ایک شعر

حضرت خواجہ شمس الدین حافظ شیرازیؒ جن کو صوفیاء کے گروہ میں "لسان الغیب" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک مرد عارف اور صاحب مکاشفہ مسلمان بزرگ تھے۔ آپ کے دیوان۔ ردیف واو میں ایک غزل ہے۔ جس میں آپ کمالات انسانی بیان کرتے ہوئے بنی نوع انسان کو ترقیات روحانیہ کے حاصل کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور اسی غزل کے چوتھے شعر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع کی تشریح کرتے ہیں۔

گر روی پاک ومجرد چوں مسیحا بفلک
از فروغ تو بخورشید رسد صد پرتو

ترجمہ:۔ تو اے انسان۔ اگر تو مسیح کی طرح پاک و مجرد ہو کر آسمان پر جائے گا۔ تیری تجلی سے آفتاب بھی سو نور حاصل کرے گا۔

اس شعر میں آپ نے پہلے تو یہ بتایا ہے۔ کہ آدمی مسیح کی طرح آسمان پر جا سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت حافظ علیہ الرحمۃ کے نزدیک مسیح کا آسمان پر جانا کسی نرالی اور کسی غیر معتاد طریق پر نہیں ہوا۔ بلکہ اسی طرح ہوا جس طرح اور لوگ بھی جا سکتے ہیں۔ دوسرے اس میں آپ نے صاف فرمایا۔ کہ مسیح فلک پر مجرد ہو کر گئے۔ نہ کہ جسم عنصری کی قید کے ساتھ۔ اور جسم عنصری سے مجرد ہونا ہی وفات ہے۔

بس اس میں رفع مسیح کی کیفیت بھی واضح فرما دی۔ کہ وہ جسم عنصری کی قید سے پاک و مجرد ہو کر مرفوع ہوئے۔ صرف ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ اور جسم زمین پر ہی رہا

(حافظ عبدالجلیل اعوان)

سانحہ ارتحال

افسوس مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ بنت بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور مورخہ ۱۶؍ اپریل کو لاہور میں فوت ہو گئیں۔ آج بذریعہ لاری قادیان میں جنازہ لایا گیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ [illegible] مرحومہ [illegible] بلندی درجات کی دعا [illegible]

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لا کر بخار اتار دیتی ہے جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے معدہ کو طاقت دیتی ہے اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ۔ اور پچاس قرص ۱۲؎۔ شفائی درجن ۸؎ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمتِ خلق قادیان**

مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک ہی راہ — طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کی آٹھ

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

بیروزگار مفت طلب کر لیں

ہمارے پاس تشریف لا کر عملی طور پر اپنے گھر بیٹھے ہوئے ہر قسم کی دیسی و انگریزی صابن۔ گھٹیا بڑھیا سرد و گرم۔ سوڈا کاسٹک و پرفیومری خوشبودار تیل۔ کریمز۔ فیس پوڈر وغیرہ بنانا سیکھیں قواعد مفت طلب کریں۔ نیز مشہور صنعتی رسالہ دولت کی بارش متعلقہ کے بہترین و مفید نمبر۔ مثلاً پرفیومری نمبر صنعت و حرفت نمبر۔ صابون سازی نمبر۔ بنیائل سازی نمبر۔ سیاہی سازی نمبر۔ پالش وارنش نمبر۔ گھریلو دستکاری نمبر وغیرہ مفت حاصل کریں۔ نئے لٹریچر مفت منگوائیں۔

جکھڑ سوپ فیکٹری رجسٹرڈ جکھڑ ضلع لائلپور پنجاب

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ منیجر

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

آپ کو ضروری کام سرانجام دینا ہے

ہر معالج اور ماہر غذائیات آپ کو بتائیگا۔ کہ غذائیت کی کمی عام طور پر تھکان اور کمزوری کو بڑھاتی ہے۔ اور انسان کو نکما اور کاہل بنا دیتی ہے۔ لیکن آپ کہیں گے۔ میں تو ہر روز کھانا کھاتا ہوں میری غذا میں کمی نہیں ہو سکتی

حقیقت یہ ہے کہ آپ خوراک کے عمدہ ہونے کا دارومدار غذائی مقدار پر نہیں۔ بلکہ معدہ اور جگر کے فعل پر منحصر ہے۔ آپ افسنتین مرکب تیار کردہ دواخانہ نور الدینؓ قادیان استعمال کیجئے۔ یہ آپ کے جگر اور معدہ کی قوت کو برقرار رکھتے ہوئے دیرپا قوت۔ تازہ خون اور احساس تندرستی کے لئے جو کام سرانجام دینے اور اول رہنے میں آپ کی مدد کرتی ہے۔ آپ آج سے ہی افسنتین مرکب کا استعمال شروع کر دیں۔

قیمت ایک شیشی چار روپے

دواخانہ نور الدینؓ قادیان

دواخانہ نور الدینؓ کے مجربات

نور منجن

دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے قیمت شیشی چار اونس دو روپے دو اونس ایک روپیہ

تریاق اکسیر

قیمت فی تولہ دو روپے ۸ آنے مکمل کورس ۲۵ روپے

حب بخار

ملیریا کے واسطے۔ قیمت یکصد ٹکیہ دو روپے

اکسیر جگر

خوراک ایک ماہ ۴ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ نور الدینؓ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سروس کمیشن

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں تین فرسٹ کلاس اکونٹس کلرکوں کی عارضی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان میں دو آسامیاں مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ ان کے علاوہ سات موزوں امیدواروں کو جن میں سے ۴ مسلمان۔ ایک سکھ۔ پارسی یا ہندوستانی عیسائی۔ ایک اچھوت اقوام سے اور ایک غیر مخصوص ہونگے فہرست انتظاریہ پر رکھے جائیں گے۔ تنخواہ ۱۰۰/ روپیہ ماہوار مقررہ معہ مہنگائی و دیگر الاؤنس جو کہ موجودہ قوانین کے مطابق دئے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ رعایتی نرخوں پر راشن خریدنے کی مراعات حاصل ہیں۔

قابلیت:۔ امیدوار۔ گریجوایٹ ہو۔ کسی آنرز کے ساتھ ایم۔ اے یا ایم۔ ایس سی۔ عمر:۔ ۱۸ اور تیس ۳۰ سال کے درمیان سابق فوجی کے لئے چالیس سال تک۔ اس وقت جو گورنمنٹ کی ملازمت میں ہیں وہ بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ درخواستیں ریلوے کے مجوزہ فارم پر آنی چاہئیں۔ جو کہ ایک روپیہ دے کر نارتھ ویسٹرن کے ہر بڑے سٹیشن سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ درخواستیں بنام سیکرٹری نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن ۴۳ لارنس روڈ۔ لاہور آنی چاہئیں۔ درخواستیں ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ جو امیدوار پہلے کسی نوٹس کے ذریعہ درخواست دے چکے ہیں۔ دوبارہ درخواست نہ دیں۔ تفصیلات کے لئے سیکرٹری نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن کو ٹکٹ لگا ہوا اور اپنے پتہ کا لفافہ بھیج کر طلب کریں۔

اشتہارات کے مخصوص صفحات کے ریٹ

¼ کالم	۵۔۔۔۔	روپے ایک بار
نصف کالم	۹۔۔۔۔	〃 〃 〃
ایک کالم	۱۶۔۔۔۔	〃 〃 〃
۲ کالم (نصف صفحہ)	۳۰۔۔۔۔	〃 〃 〃
۴ کالم (پورا صفحہ)	۵۰۔۔۔۔	〃 〃 〃

مضامین کے صفحات میں شائع ہونیوالے اشتہارات

¼ کالم	۷۔۔۔۔	روپے ایک بار
½ کالم	۱۲۔۔۔۔	〃 〃 〃
۱ کالم	۲۲۔۔۔۔	〃 〃 〃
۲ کالم (نصف صفحہ)	۴۰۔۔۔۔	〃 〃 〃
۴ کالم (پورا صفحہ)	۷۰۔۔۔۔	〃 〃 〃

آخری صفحہ میں شائع ہونیوالے اشتہارات

¼ کالم	۹۔۔۔۔	روپے ایک بار
½ کالم	۱۵۔۔۔۔	〃 〃 〃
۱ کالم	۲۷۔۔۔۔	〃 〃 〃
۲ کالم (نصف صفحہ)	۵۰۔۔۔۔	〃 〃 〃
۴ کالم (پورا صفحہ)	۹۰۔۔۔۔	〃 〃 〃

ضروری خبریں

مسٹر جناح کی وائسرائے سے ملاقات

نئی دہلی ۷ - اپریل - مسٹر محمد علی جناح نے کل پھر وائسرائے ہند لارڈ مونٹ بیٹن سے ملاقات کی - خیال کیا جاتا ہے - آپ نے وائسرائے کو مسلم لیگ کی پوزیشن سے کماحقہٗ آگاہ کر دیا ہے - اور انہیں بتا دیا ہے - کہ کانگرس نے کس طرح ہر مرحلہ پر مسلم لیگ سے مفاہمت کو ناکام بنایا - آپ نے کامل خود مختار اور آزاد پاکستان پر زور دیا - آج پھر آپ وائسرائے سے ملاقات کریں گے -

ایشیائی کانفرنس کے مسلمان نمائندوں کی مسٹر جناح سے ملاقات

نئی دہلی ۸ - اپریل - ایشیائی کانفرنس میں شریک ہونے والے قریباً سب مسلمان نمائندوں نے مسٹر جناح سے ملاقات کی ہے اور انہیں یقین دلایا ہے - کہ اس کانفرنس میں شرکت سے ان کا مقصد مسلمانان ہند کی دلآزاری نہ تھا - کیونکہ انہیں بتایا گیا تھا - کہ لیگ اور کانگرس میں مفاہمت ہو چکی ہے - ڈاکٹر شہریار وزیر اعظم انڈونیشیا نے بھی آپ سے طویل بات چیت کی - روسی وفد چونکہ مسٹر جناح کے آنے سے قبل روانہ ہو چکا تھا - اس لئے وہ آپ سے نہیں مل سکا اس وفد کے مسلم ارکان نے مسٹر لیاقت علی خان سے طویل بات چیت کی تھی

نواب محبوب علی پولیٹیکل ایجنٹ بری کر دیئے گئے

پشاور ۷ اپریل - نواب محبوب علی خان پولیٹیکل ایجنٹ مالاکنڈ کے خلاف حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ نے مقدمہ چلا رکھا تھا عدالت نے آپ کو تمام الزامات سے بری کر دیا ہے - اور آپ کو ہدایت کی ہے - کہ آپ فوراً اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیں - یاد رہے کہ مدراس ہائی کورٹ کے ایک انگریز جج نے اس مقدمہ کی تحقیقات کی تھی

صوبہ بہار کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا مطالبہ!

پٹنہ ۷ اپریل - بہار مسلم لیگ کے صدر مسٹر جعفر امام نے صوبہ بہار کو دو حصوں یعنی مسلم بہار اور ہندو بہار میں تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے - آپ نے کہا - صوبہ میں کئی ایسے علاقے ہیں جہاں مسلمان اور غیر ہندو اکثریت میں ہیں غیر ہندو باشندوں میں عیسائی - سنتھیائی اور آدی باسی وغیرہ شامل ہیں - اس سلسلے میں عنقریب ایک کانفرنس بلائی گئی ہے - جس میں اس مطالبہ کو تقویت پہنچانے کے سوال پر غور کیا جائیگا

کرفیو آرڈر کے باوجود جلوس

پشاور ۷ اپریل - حکومت سرحد نے کل سے چوبیس گھنٹوں کا کرفیو آرڈر لگا دیا ہے - لیکن اس کے باوجود پشاور شہر اور چھاؤنی میں کل اور آج مردوں اور عورتوں کے بہت بڑے جلوس نکلے پولیس اور فوج نے اشک آور گیس لاٹھی چارج کے ذریعے جلوس کو منتشر کرنے کی ناکام کوشش کی - ایک شخص ہلاک ہو گیا - اور متعدد شدید مجروح ہوئے - کوہاٹ - نوشہرہ اور مردان میں بھی جلوسوں مظاہروں اور گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے - پیر آف مانکی کی گرفتاری کے بعد حالت بہت زیادہ خطرناک ہو گئی ہے صوبہ کے تمام جیل بھر چکے ہیں - نئے گرفتار شدگان کے لئے جیلوں میں خیمے نصب کئے جا رہے ہیں - مشہور انگریزی اخبار سٹیٹسمین کے نامہ نگار نے لکھا ہے - کہ مسلم لیگ کی تحریک آخری اور فیصلہ کن دور میں داخل ہو گئی ہے اب لیگ خان وزارت کی برطرفی کے بعد ہی مطمئن ہو گی -

امریکہ کے خلاف روس کا احتجاج

نیویارک ۷ اپریل - امریکہ میں مقیم روسی سفیر نے ٹرکی اور یونان سے متعلق امریکہ کی پالیسی کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے - اور کہا ہے - کہ مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ نے ٹرکی اور یونان کو مدد دینے کا جو ارادہ ظاہر کیا ہے - اس کی وجہ سے ان دونوں ملکوں کی آزادی خطرہ میں پڑ گئی ہے - کیونکہ امریکہ اس مدد کے ذریعہ علاقوں پر اپنا اقتدار اور اثر و رسوخ قائم کرنا چاہتا ہے - یہ اثر و رسوخ آہستہ آہستہ ان ملکوں کی آزادی اور خود مختاری کو سلب کرنے کا موجب ہو جائیگا -

وزیر اعظم انڈونیشیا کی روانگی

کلکتہ ۷ - اپریل - انڈونیشین ریپبلک کے وزیر اعظم ڈاکٹر شہریار ایشیائی کانفرنس سے فارغ ہو کر واپس انڈونیشیا روانہ ہو گئے ہیں - آپ نے ایک بیان میں کہا ہندوستان کے ساتھ انڈونیشیا کے تعلقات قدیم سے چلے آتے ہیں - اب ہم ان تعلقات کو زیادہ مستحکم کرنے کی کوشش کریں گے - آپ نے کہا - امید ہے - کہ انڈونیشیا ہندوستان کے لئے کافی مقدار میں چاول مہیا کرے گا - اور اس کے عوض کھیتی باڑی اور موٹروں کی مشینری حاصل کرے گا - آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا - کہ انہیں ہندوستان میں بہت کم وقت ٹھہرنے کا موقعہ ملا ہے -

---

ملتان ۷ اپریل - ملتان کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسٹر بھیم سین سچر لیڈر کانگرس پارٹی کو بتایا ہے - کہ جب تک دونوں فرقوں میں اعتماد پیدا نہیں ہوتا اس وقت تک فوج نہیں ہٹائی جائے گی - آپ نے بتایا کہ اس وقت تک ساڑھے سات سو سے زیادہ اشخاص کو اس سلسلے میں گرفتار کیا جا چکا ہے -

لاہور ۷ اپریل - پنجاب مسلم لیگ کی کونسل آف ایکشن نے امرتسر کی صورت حالات پر غور کیا - کونسل نے چند ممبروں کو گوڑگاؤں اور لدھیانہ میں حالات کا معائنہ کرنے کے لئے بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے - ان ممبروں میں مولوی داؤد غزنوی بھی شامل ہوں گے

لکھنؤ ۷ اپریل - یو - پی کی مجلس احرار نے آل انڈیا مجلس احرار کے تازہ فیصلہ پر غور کیا - اور ورکنگ کمیٹی سے یہ درخواست کی ہے - کہ وہ کانگرس سے اپنے تعلقات منقطع کرنے کے فیصلہ پر نظر ثانی کرے - بمبئی کے احراری لیڈر حافظ علی بہادر نے بھی فیصلہ سے اختلاف کا اظہار کیا - اور کہا ہے - کہ کانگرس سے تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ صرف پنجاب کے احراریوں نے کیا ہے - کیونکہ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پنجاب کے باہر سے کوئی نمائندہ شریک نہیں تھا - احرار کے نائب صدر مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی نے بھی گذشتہ دنوں سے استعفیٰ دیدیا تھا -

پونا ۷ اپریل - سردار پٹیل نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہندوستان کی سب پارٹیوں کو اب مفاہمت کی کوئی نہ کوئی صورت نکالنی چاہیئے - اور طاقت حاصل کرنے کا خیال ترک کر دینا چاہیئے - آپ نے مرکزی حکومت کے بجٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا - یہ بجٹ سب پارٹیوں نے متفقہ طور پر منظور کیا ہے - گو اس سلسلے میں کافی اختلاف رائے تھا - لیکن دوستانہ گفت و شنید کے ذریعے سے اسے دور کر لیا گیا - آپ نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ کن معاملات پر اختلاف تھا - البتہ اتنا کہا میں بجٹ کو ایک سوشلسٹ اور انقلابی بجٹ نہیں کہہ سکتا کیونکہ امراء پر ٹیکس لگانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ غرباء کو ضرور اس سے فائدہ ہو گا آپ نے چھوت چھات کا ذکر کرتے ہوئے کہا اسے جتنی جلد ہو سکے دور کر دینا چاہیئے جنرل سمٹس نے جنوبی افریقہ میں نسلی پابندیاں عائد کرنے کے لئے یہی عذر پیش کیا ہے - کہ خود ہندوستان میں نسلی امتیاز موجود ہے

نئی دہلی ۷ اپریل - گاندھی جی نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا ہے - کہ بہار کے ہندوؤں نے مسلمانوں پر مظالم کرنے کے سلسلے میں اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا ہے - اور وہاں کی حکومت صدق دل سے ان مظالم کا ازالہ کرنا چاہتی ہے آپ نے مسلمان لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ غیر مسلموں کو ختم کر دینے کا ارادہ ترک کر دیں پنجاب جانے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا - اس بارے میں اندرونی آواز کا منتظر ہوں - ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ آپ آئندہ ہفتے پنجاب روانہ ہو جائیں گے - اور قریباً ایک ہفتہ وہاں رہیں گے

لندن ۷ اپریل - نیوزی لینڈ کے وزیر مالیات نے بیان میں یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کو کلچرل مشن بھیج کر ایک دوسرے سے تعلقات بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے - آپ نے کہا میں چاہتا ہوں - کہ ہندوستان ایک آزاد خود مختار حکومت کی حیثیت سے برطانوی کامن ویلتھ کا ممبر بنا رہے اور دنیا کی ترقی میں نمایاں حصہ لے تاجرانہ تعلقات کے ذریعے ہندوستان اس وقت کافی فائدہ اٹھا سکتا ہے -

نئی دہلی ۷ اپریل - موسیو بتری فرانس کی طرف سے ہندوستان میں سفیر مقرر ہوئے ہیں آپ نے سرکاری طور پر اس کی اطلاع پنڈت نہرو کو کر دی ہے - وزیر اعظم فرانس نے دوستی کا ایک پیغام بھی بھیجا ہے -